بسم الله الرحمن الرحيم

مسلمانوں کی توھین اور تکفیر کی حرمت

شیعہ علماء کی نظر میں

مترجم

سید شاہد جمال رضوی گوپال پوری

سرشناسه: کوثری، احمد، مؤلف

عنوان و نام پدید آور: مسلمانوں کی توہین و تکفیر کی حرمت، شیعہ علماء کی نظر میں /مرتب: شعبۂ تحقیقِ افراطی و تکفیری تحریکوں سے مقابلہ آرائی کا عالمی ادارہ؛ مؤلف: احمد کوثری؛ مترجم: سید شاہد جمال رضوی۔

مشخصات نشر: قم: موسسه دار الاعلام لمدرسه اهل البیت علیهم السلام، ۱۳۹۶.

مشخصات ظاهری: ۷۱ ص.: عکس (رنگی).

شابك: ۹۷۸-۶۰۰-۷۶۶۷-۴۸-۴: ۵۰۰۰ ریال

وضعیت فهرست نویسی: فیپا

موضوع: فتواهای شیعه -- قرن ۱۴

موضوع: Fatwas, Shiites -- ۲۰th century

موضوع: تکفیر (فقه) -- فتواها

موضوع: Excommunication (Islamic law) -- Fatwas

شناسه افزوده: افراطی و تکفیری تحریکوں سے مقابلہ آرائی کا عالمی ادارہ، علمائے اسلام کی نظر میں، مرکزی دفتر۔

رده بندی کنگره: BP۱۸۳/۹/ک۹ح۴ ۱۳۹۶

رده بندی دیویی: ۲۹۷/۳۴۲۲

شماره کتابشناسی ملی: ۴۷۳۶۶۳۳

مرکزی دفتر: افراطی و تکفیری تحریکوں سے مقابلہ آرائی کا عالمی ادارہ
قم، خیابان معلم، حوزہ علمیہ امام کاظم، دبیر خانہ کنگرہ
تلفن: 025-37842141 www.makhateraltakfir.ir
ایمیل: makhateraltakfir@gmail.com

دبیرخانه کنگره جهانی
مقابله با جریان‌های افراطی و تکفیری
الأمانة العامة للمؤتمر العالمي
لمواجهة التيارات المتطرفة و التكفيرية
The Secretariat of the World Congress
against Extremism and Takfiri Movements

مسلمانوں کی توہین و تکفیر کی حرمت
شیعہ علماء کی نظر میں

مرتب: شعبۂ تحقیق: افراطی و تکفیری تحریکوں سے مقابلہ آرائی کا عالمی ادارہ
مؤلف: احمد کوثری
مترجم: سید شاہد جمال رضوی گوپال پوری
ویراستاری و تنظیم: شعور ولایت فاؤنڈیشن
صفحہ آرا: محبوب محسنی
طراح جلد: حسین ونکی
نوبت چاپ: اول/۱۳۹۶
تعداد: ۱۰۰۰۰ جلد
قیمت: ۵۰۰۰ تومان
ناشر: دار الإعلام لمدرسۃ اہل البیت)

شابک: 4-48-7667-

انتشارات دار الإعلام لمدرسة أهل البيت)
قم، جمکران، ابتدای بلوار انتظار، مجتمع علی دار الولایه
فون نمبر: 025-37255866
www.darolelam.ir

دار الاعلام لمدرسة اهل البيت [ع]
انتشارات دار الإعلام لمدرسة اهل البيت (ع)

فہرست مندرجات

مقدمہ ۸
حضرت امام خمینیؒ ۱۱
آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ ۱۳
آیۃ اللہ العظمیٰ ناصر مکارم شیرازی دام ظلہ ۱۹
آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم خوئیؒ ۲۲
آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی دام ظلہ ۲۳
علامہ سید محمد حسین طباطبائیؒ ۲۶
آیۃ اللہ عبدالحسین امینیؒ ۲۷
آیۃ اللہ شہید سید محمد باقر صدرؒ ۲۸
آیۃ اللہ العظمیٰ محمد فاضل لنکرانیؒ ۳۰
آیۃ اللہ العظمیٰ حسین نوری ہمدانی دام ظلہ ۳۱
آیۃ اللہ العظمیٰ لطف اللہ صافی گلپائگانی دام ظلہ ۳۲
آیۃ اللہ العظمیٰ حسین وحید خراسانی دام ظلہ ۳۳
آیۃ اللہ العظمیٰ جعفر سبحانی دام ظلہ ۳۶

آیۃ اللہ العظمیٰ بہجتؒ ۳۸
آیۃ اللہ العظمیٰ سید موسیٰ شبیری زنجانی دام ظلہ ۴۰
آیۃ اللہ العظمیٰ عبداللہ جوادی آملی دام ظلہ ۴۲
آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمود ہاشمی شاہرودی دام ظلہ ۴۳
آیۃ اللہ سید محمد حسین فضل اللہؒ ۴۵
آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد سعید حکیم دام ظلہ ۴۶
آیۃ اللہ العظمیٰ بشیر نجفی دام ظلہ ۴۸
آیۃ اللہ العظمیٰ شیخ اسحاق فیاض دام ظلہ ۵۰
آیۃ اللہ العظمیٰ قربانعلی محقق کابلی دام ظلہ ۵۲
آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد حسینی شاہرودی دام ظلہ ۵۳
آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد علی علوی گرگانی دام ظلہ ۵۴
آیۃ اللہ العظمیٰ حسین مظاہری دام ظلہ ۵۶
آیۃ اللہ العظمیٰ سید یوسف مدنی تبریزیؒ ۵۷
آیۃ اللہ العظمیٰ سید عبدالکریم موسوی اردبیلیؒ ۵۸
آیۃ اللہ محمد تقی مصباح یزدی دام ظلہ ۵۹
آیۃ اللہ آصف محسنی ۶۱

آیۃ اللہ محمد رضا مہدوی کنیؒ ۶۲

آیۃ اللہ محمد یزدی دام ظلہ ۶۴

آیۃ اللہ محمد مہدی آصفیؒ ۶۶

آیۃ اللہ محمد علی تسخیری دام ظلہ ۶۹

آیۃ اللہ محمد ہاشم صالحی دام ظلہ ۷۱

استاد شہید آیۃ اللہ مرتضی مطہریؒ ۷۳

مقدمہ

مسلم سماج اور اسلامی بیداری کے پیکر پر خارجی دشمن کے ساتھ ساتھ جس چیز کے ذریعہ کاری ضرب لگائی جارہی ہے وہ" افراط و تکفیر" ہے۔یہ افراطی لوگ ہر روز دوسرے مذاہب کے مقدسات کی توہین کررہے ہیں، تکفیریوں کے ناپاک ہاتھ بے بنیاد بہانوں سے مسلمانوں کے بے گناہ خون سے رنگین ہورہے ہیں، یہ لوگ ان جگہوں کو ویران کررہے ہیں جو مقدس ہیں اور مسلمانوں کے لئے علامتی حیثیت رکھتی ہیں۔ یہ خوارج کی طرح قرآن کریم کی آیات سے غلط استفادہ کرکے مسلمانوں کا قتل عام کرتے ہیں، اور امام علی بن ابی طالب علیہاالسلام کی تعبیر "**کلمة حق یراد بها الباطل**"[1] کے مطابق دینی معارف کی بدعت آمیز تاویلوں کے ذریعہ مسلمانوں کی جان، مال اور ناموس پر دست درازی کرتے ہیں۔ یہ لوگ مذہب کے بزرگوں سے مربوط بعض امور کے بے جا انتساب کے ذریعہ اور بعض لوگوں کی نامناسب

۱۔ نہج البلاغہ، خطبہ/۴۰

رفتار کو بڑا دکھا کر مسلمانوں کے درمیان اختلاف پھیلا رہے ہیں اور ان کے دینی احساسات وجذبات کو مجروح کر رہے ہیں۔

ان اقدامات کا نتیجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے درمیان بدبینی کا ماحول بن رہا ہے اور وہ اختلافات کے شکار ہو رہے ہیں۔

چونکہ مراجع کرام اور مکتب اہل بیتؑ کی پیروی کرنے والوں نے اسلامی مذاہب کے مقدسات کی توہین اور تمام مذاہب کے ماننے والوں کی تکفیر کو ناجائز قرار دیا ہے اور واضح الفاظ میں ایسے اقدامات واعمال کی حرمت کا فتویٰ دیا ہے؛ اسی لئے افراطی و تکفیری تحریکوں سے مقابلہ آرائی کے مرکزی اور دائمی دفتر نے حج وزیارات سے مربوط ولی فقیہ کے دفتر نمائندگی کے تعاون کے ذریعہ اس بات کا ارادہ کیا ہے کہ اس سلسلے میں شیعہ مراجع کرام کے فتوؤں کی نشر واشاعت کے ذریعہ اسلامی مذاہب کو ایک دوسرے سے قریب لایا جائے اور افراط و تکفیر اور جنایتوں سے مقابلہ کرنے کے لئے تمام مذاہب کے علماء اور دانشوروں کی قربت کا زمینہ فراہم کیا جائے۔

زیر نظر کتابچہ اسلامی مذاہب کے مقدسات کی توہین اور اہل قبلہ کی تکفیر کی حرمت کے بارے میں مراجع کرام اور برجستہ شیعہ علماء کے فتوؤں پر مشتمل ہے جو قرآن وروایات کی تعلیمات سے ماخوذ ہے، یہ کتابچہ افراطی اور تکفیری تحریکوں سے مقابلہ آرائی کے عالمی ادارے کی جانب سے حجۃ الاسلام آقائی کوثری کی زحمت سے مرتب کیا گیا ہے؛ آقای کوثری نے ادارہ کے

شعبۂ تحقیق کی سفارش پر نظر ثانی کرکے مستند بنایا ہے اور بعض دینی علماء کے نظریات کا اضافہ کرکے اسے مکمل کیا ہے۔

امید ہے کہ عالم اسلام کے تمام علماء کی فکری اور عملی مساعی سے افراط و تکفیر کے فتنہ و فساد کی نیست و نابودی عنقریب عمل میں آئے گی۔

آخر میں ہم حج و زیارات سے مربوط دفتر نمائندۂ ولی فقیہ اور ان تمام افراد کے تہہ دل سے شکر گزار ہیں جنہوں نے اس کتاب کی تدوین و ترتیب میں ہماری مدد فرمائی ہے۔

شعبۂ تحقیق

مرکزی دفتر: افراطی و تکفیری تحریکوں سے مقابلہ کا عالمی ادارہ

حضرت امام خمینیؒ

ہم اور اہل سنت ایک ہیں، مسلمان اور بھائی ہیں، اگر کوئی ایسی بات کہے جو ہم مسلمانوں کے درمیان تفرقہ واختلاف کا باعث ہو تو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ وہ جاہل ہے یا پھر ان افراد میں سے ہے جو مسلمانوں کے درمیان رخنہ ایجاد کرنا چاہتے ہیں، یہاں شیعہ و سنی کا کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے، ہم سب بھائی ہیں۔[1]

تمام خطباء اور مؤلفین کی شرعی ذمہ داری ہے کہ وہ اشارے اور کنایہ میں بھی ایسی باتیں بیان کرنے اور لکھنے سے پرہیز کریں جن سے اختلاف ایجاد ہوتا ہے؛ کیونکہ آج امت مسلمہ کے لئے اختلاف زہر ہلاہل ہے۔ یہ بات پیش نظر رہے کہ عہد حاضر میں اختلاف ایجاد کرنا، نفس امارہ اور داخلی شیطان کی پیروی نیز امریکہ جیسی بڑی قدرتوں کی خدمت کے علاوہ کچھ نہیں ہے، یہ ان عظیم منکرات میں سے ہے جن کو شیطان اسلام کے نام پر قلم و

۱۔ امام خمینیؒ، صحیفہ نور ج ۵ ص ۷۷

زبان کے ذریعہ انجام دلواتا ہے، یہ جان لیجئے کہ خالص اسلامی انقلاب اسے قطعی برداشت نہیں کرسکتا، اسے انجام دینے والے کو سزا دی جائے گی۔[1]

اسلام میں شیعہ اور اہل سنت کے درمیان اختلاف نہیں ہے، ان دونوں کے درمیان تفرقہ نہیں ہونا چاہئے اور وحدت کی حفاظت کرنی چاہئے، ائمہ طاہرینؑ نے تاکید فرمائی ہے کہ ہم آپس میں اتحاد کی حفاظت کریں، جو اس اتحاد کو ختم کرنا چاہتا ہے وہ جاہل ہے یا پھر اس کا کوئی خاص مقصد ہے۔[2]

۱۔ امام خمینی، صحیفہ نور ج۱۴ ص ۱۵۷
۲۔ امام خمینی، صحیفہ نور ج۵ ص ۳۸

آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ

سوال: موجودہ حالات میں مسلمانوں کی وحدت کی ضرورت پر مبنی قطعی دلائل کے پیش نظر اسلامی مذاہب جیسے اہل سنت کے چاروں فرقے اور زیدیہ، ظاہریہ، اباضیہ جیسے فرقوں کے ماننے والوں کے لئے "امت مسلمہ" کا لفظ استعمال کرنا، جناب عالی کی نظر میں کیسا ہے؟ مندرجہ بالا فرقوں کی تکفیر و اہانت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ عہد حاضر میں ان کی تکفیر کا معیار کیا ہے؟۔

ہم خداوند عالم کی بارگاہ میں اسلام و مسلمین خاص طور سے عالم تشیع کی خدمت کے سلسلے میں آپ کی روز افزوں توفیقات کے لئے دعا گو ہیں۔

رہبر معظّم کے دفتر کا جواب

اسلام کے تمام فرقے امت مسلمہ کا ایک حصہ شمار ہوتے ہیں اور تمام اسلامی امتیازات کے حامل ہیں، اسلامی مذاہب کے درمیان تفرقہ ایجاد کرنا، قرآن و سنت کی تعلیمات کے برخلاف ہے، اس کے علاوہ یہ عمل مسلمانوں

کے ضعف کا باعث اور اسلام دشمن طاقتوں کی تقویت کا ذریعہ ہے۔اسی لئے مذکورہ اسلامی فرقوں کی تکفیر کسی طرح بھی جائز نہیں ہے۔[1]

اہل سنت کے مقدسات کی توہین کی حرمت کے متعلق رہبر معظم کا فتویٰ

سعودی عرب کے شہر احساء میں مقیم بعض علماء اور دانشوروں نے زوجۂ رسولؐ کی توہین واہانت کے متعلق رہبر معظم سے سوال کیا تو آپ نے جواب میں فرمایا:

یحرم النیل من رموز اخواننا السنة فضلا عن اتهام زوج النبی بما یخل بشرفها بل هذا الامر ممتنع علی نساء الانبیاء و خصوصا سیدهم الرسول الاعظم۔

" ہمارے سنی بھائیوں کی اسلامی شخصیات و مقدسات کی توہین کرنا حرام ہے اور جو چیز رسول اکرمؐ کی زوجہ کی شرافت و عظمت میں خلل ایجاد کرنے کا موجب ہو وہ بطریق اولیٰ حرام ہے بلکہ انبیائے کرام کی زوجات کے سلسلے میں بھی ایسا اقدام کرنا ممنوع ہے؛ خاص طور سے حضرت رسول اعظمؐ کی زوجات کے سلسلے میں "۔

رہبر معظم کے فتویٰ سے متعلق جامعہ الازہر کے چانسلر کا تقدیر و تشکر

شیخ الجامعہ ڈاکٹر احمد الطیب نے اپنے ایک بیان میں اعلان کیا کہ فتنہ کا دروازہ بند کرنے کے لئے مناسب موقع پر یہ فتویٰ صادر کیا گیا ہے۔

۱۔ غازی بن محمد بن ظلال، اجماع المسلمین علی احترام مذاہب الدین ص ۲۱۴

شیخ احمد الطیب نے اپنے بیان میں مزید کہا: "میں نے تحسین و تمجید کے ساتھ صحابہ رضوان اللہ علیہم کی توہین کی تحریم کے سلسلے میں حضرت امام علی الخامنہ ای کا مبارک فتویٰ وصول کیا؛ یہ ایسا فتویٰ ہے جو صحیح دانش اور اہل فتنہ کی طرف سے انجام پانے والے اعمال کی خطرآفرینی کے گہرے ادراک کی بنیاد پر جاری ہوا ہے اور مسلمانوں کے درمیان وحدت و یکجہتی سے ان کے اشتیاق کی علامت ہے، اس فتوے کا اہم ترین پہلو یہ ہے کہ یہ عالم اسلام کے ایک عالم اور ایران کے اسلامی جمہوری کے رہبر معظم نے صادر فرمایا ہے"۔[1]

رہبر معظم نے اپنے ایک دوسرے بیان میں فرمایا:

"ہر قول و عمل جو مسلمانوں کے درمیان اختلاف کی آگ بھڑکانے کا سبب ہوتا ہے اور اسلام کے کسی بھی فرقے کے مقدسات کی توہین یا تکفیر کا باعث ہوتا ہے، وہ کفر و شرک کی خدمت اور اسلام سے خیانت کرنے کے مترادف ہے اور شرعی طور پر حرام ہے"۔[2]

۱۔ نقل از المنار چینل؛"www.shia۱۲.net"

۲۔ حج کے موقع پر آپ کے پیغام سے اقتباس، آبان ۱۳۹۲ھ؛ رہبر معظم کی رسمی سائٹ "farsi.khamenai.ir" کی جانب رجوع کریں۔

وہ اہل سنت جسے امریکہ کی حمایت حاصل ہے اور وہ تشیع جو لندن سے ظاہر ہوتا ہے، دونوں ہی شیطان کے بھائی اور استکبار و استعمار کے ہتھکنڈے ہیں"۔[1]

" دشمن اصل اسلام کو دھمکی دے رہا ہے، تمام اقوام و مذاہب کو چاہیئے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ " ید واحدہ " کی تشکیل کے ذریعہ اس بات کی اجازت نہ دیں کہ دشمن اسلام کی سرحد میں داخل ہوں "۔[2]

" خدا کی قسم! جو لوگ شیعہ کے پاس آکر ان کے دل میں اہل سنت کے خلاف بغض و کینہ ایجاد کرتے ہیں اور اہل سنت کے پاس جاکر ان کے دل میں شیعہ کے خلاف بغض و کینہ ایجاد کرتے ہیں، وہ نہ تو شیعہ ہیں اور نہ ہی سنی؛ وہ شیعوں کو دوست رکھتے ہیں اور نہ ہی سنیوں کو، وہ اسلام کے دشمن ہیں، البتہ وہ نہیں جانتے، ان میں سے اکثر لوگ حقیقت حال سے ناواقف ہیں۔

بعض شیعہ بھی جہالت و غفلت کی وجہ سے یا ایک مقصد کی تکمیل کے لئے جانتے ہوئے اہل سنت کے مقدسات کی توہین کرتے ہیں، میں ان سے

۱۔ امام خمینی کی چھبیسویں برسی کے موقع آپ کی تقریر سے اقتباس؛ ۱۳۹۴/۳/۱۴

۲۔ وہی حوالہ

کہنا چاہتا ہوں کہ ان دونوں گروہوں کا طریقہ شرعی طور پر حرام ہے اور قانون کے خلاف ہے"۔[۱]

" کبھی کبھی ایک شیعہ کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ سنی کو ختم کردے اور ایک سنی کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ شیعہ کو نابود کردے؛ دشمن یہی چاہتا ہے۔ جب اختلاف ہوجائے گا اور رخنہ ڈال دیا جائے گا، جب ایک دوسرے کے لئے سوئے ظن کا دروازہ کھل ہوجائے گا اور ہم ایک دوسرے کو خائن سمجھنے لگیں گے تو ظاہر سی بات ہے کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ تعاون نہیں کریں گے، اگر تعاون بھی کریں تب بھی اس میں قلبی رغبت و میلان نہیں ہوگا۔ دشمن یہی تو چاہتا ہے، یہ بات سنی اور شیعہ عالموں کو سمجھنا چاہئے۔

واضح سی بات ہے کہ دو مذہب بعض اصول و فروع میں ایک دوسرے سے اختلاف رکھتے ہیں لیکن اس اختلاف کا مطلب دشمنی نہیں ہے، کوئی یہ خیال نہ کرے کہ رسول اکرمؐ کے اہل بیتؑ صرف شیعہ سے مخصوص ہیں؛ ہرگز نہیں، کون حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو نہیں مانتا ؟ کون اہل

۱۔ کردستان کی عوام کے درمیان آپ کی تقریر سے اقتباس؛ ۱۳۸۸/۲/۲۳ ھ شمسی

جنت کے جوانوں کے سردار حسنین علیہما السلام کو نہیں مانتا؟ کون شیعوں کے ائمہ طاہرینؑ کو نہیں مانتا؟"۔[1]

۱۔ رہبر معظم کا صوبۂ کردستان کے شیعہ و سنی علماء وطلاب سے خطاب؛ ۱۳۸۸/۲/۲۳ ھ شمسی

آیۃ اللہ العظمیٰ ناصر مکارم شیرازی دام ظلہ

"میں نے بارہا کہا ہے کہ وحدت مسلمین اور اسلامی مذاہب کے درمیان تقریب، ہر زمانے میں، بالاخص موجودہ حالات میں انتہائی اہم ہے، اسی لئے دوسروں کے مقدسات کی توہین کرنا شرعی اعتبار سے جائز نہیں ہے۔ شیعہ اور سنی دونوں کو متوجہ رہنا چاہیئے کہ وہ اسلام دشمن طاقتوں کے دام فریب میں گرفتار ہو کر مذہبی فتنہ و فساد برپا نہ کریں۔ خودکش اقدام کرنا اور بے گناہوں کا خون بہانا، گناہ کبیرہ اور فساد فی الارض کا مصداق نیز عذاب جہنم کا موجب ہوتا ہے، اس کے ذریعہ اسلام کا حقیقی چہرہ جو رحمت و محبت کا مبلغ ہے، وہ غیظ و غضب کے چہرے سے تبدیل ہو جاتا ہے؛ خدا سے دعا ہے کہ وہ تمام خطاکاروں اور گمراہوں کی ہدایت فرمائے "۔

●●●

مسلمانوں کے مقدسات کی توہین کرنا حرام ہے، ہم اہل سنت کے مقدسات کا احترام کرتے ہیں، جو لوگ ان کے مقدسات کی توہین کرتے ہیں ان کا شیعوں سے کوئی ربط نہیں ہے... صرف شیعہ ہی اہل بیتؑ سے محبت نہیں کرتے بلکہ تمام اسلامی مذاہب اہل بیتؑ کو دوست رکھتے ہیں ... طول

تاریخ میں استعمار نے شیطانی سیاستوں کے ذریعہ عالم اسلام میں تفرقہ ایجاد کرنے کی کوشش کی ہے، وہ چاہتے ہیں کہ اسلامی ممالک کو اقتصادی، ثقافتی اور سیاسی اعتبار سے ضعیف کریں اور ان پر مسلط ہوجائیں؛ لہٰذا ہمیں دشمنوں کے مقابلے میں منظّم اور متحد رہنا چاہیئے "۔[۱]

●●●

اختلافی مسائل سے کہیں زیادہ مسلمانوں کے مشترک مسائل ہیں، اسی لئے ان مشترکات پر توجہات مبذول رکھتے ہوئے وحدت و یکجہتی کا مظاہرہ کرنا چاہیئے ... جس کام سے مسلمانوں کے درمیان بے اعتمادی کی فضا قائم ہو اس سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ شیعوں کو چاہیئے کہ وہ دوسرے مذاہب کے مقدسات کی توہین نہ کریں کیونکہ اس سے داخلی جنگ ہونے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے، حضرت علی علیہ السلام کے مقام و مرتبہ کو بیان کرنا ضروری ہے لیکن اس سے دوسروں کی توہین و اہانت نہ ہو ... خدایا! جو ہاتھ مسلمانوں کے درمیان تفرقہ و اختلاف ایجاد کرنے کی کوشش کررہے ہیں، ان کا خاتمہ کردے "۔[۲]

●●●

۱۔ شہر تربت جام کے شیعہ و سنی علماء سے ملاقات کے دوران آیۃاللہ مکارم شیرازی کے بیانات سے اقتباس؛ ۱۳۹۴/۵/۲۱

۲۔ درس خارج فقہ کے شروع میں آپ کے بیان سے اقتباس؛ بروز چہار شنبہ ۲۵/دی ۱۳۹۲ ھ شمسی

اتحاد بین المسلمین کا مسئلہ بے پناہ اہمیت کا حامل ہے ... کسی طرح کا اختلاف، مسلمانوں کے درمیان ایک دوسرے سے جنگ و جدال کا سبب ہو جاتا ہے، میں نے اپنے فتوے میں یہ اعلان کیا ہے کہ میری طرف سے اجازت نہیں ہے کہ دوسرے مذاہب کے مقدسات کی ذرا بھی توہین کی جائے، یہ بات پیش نظر رہے کہ یہ اختلافات اتنے زیادہ نہیں ہیں کہ جنگ و جدال کا باعث ہوں ... مذاہب کے اصول ایک ہیں اور اسی کو پیش نظر رکھنا چاہیئے تاکہ کوئی اختلاف ظاہر نہ ہو۔ قرآن کریم کا ارشاد ہے کہ جو لوگ تفرقہ و اختلاف ایجاد کرتے ہیں وہ مشرک ہیں، اتحاد کے ذریعہ امنیت کی حفاظت کرنی چاہیئے "۔[۱]

۱۔ صوبہ کردستان کے سنی علماء سے ملاقات کے دوران معظم لہ کا خطاب؛ ۱۳۹۴/۹/۲

آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم خوئیؒ

اسلام کے تحقق میں جو چیز دخیل ہے اور جس کے اوپر طہارت اور جان و مال وغیرہ کے احترام کا حکم مترتب ہوتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں: خداوند عالم کی وحدانیت، نبوت اور معاد کا عقیدہ رکھنا جن کے اوپر تمام اسلامی فرقے عقیدہ رکھتے ہیں"۔[1]

"المعروف المشهور بين المسلمين، طهارة اهل الخلاف و غيرهم من الفرق المخالفة للشيعة الاثنى عشرية"۔[2]

"جو شخص ولایت کا انکار کرے لیکن وہ کلمۂ شہادتین کو اپنی زبان سے جاری کرے تو وہ اسلام کا حکم رکھتا ہے، چنانچہ ائمہ اہل بیتؑ کی قطعی سیرت، اہل سنت کی طہارت کے اوپر دلالت کرتی ہے"۔[3]

"زیدیہ اور اسماعیلیہ وغیرہ کا حکم بھی طہارت اور اسلام کے سلسلے میں اہل سنت کے حکم کی طرح ہے"۔[4]

۱۔ التنقیح ج۲ ص ۶۲

۲۔ ایضاً، ص ۸۳

۳۔ ایضاً، ص ۸۵

۴۔ ایضاً

آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی دام ظلہ

برائے مہربانی اس اہم ترین موضوع کے سلسلے میں لاکھوں مسلمانوں کی راہنمائی فرمایئے:

سوال: جو شخص کلمۂ شہادتین کو اپنی زبان سے جاری کرے، رو بہ قبلہ ہو کر نماز پڑھے اور آٹھوں مذاہب (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، جعفری، زیدی، اباضی اور ظاہری) میں سے کسی کی بھی پیروی کرے، تو کیا وہ مسلمان محسوب ہوگا اور اس کی جان، مال اور عزت وآبرو وغیرہ محترم ہیں؟

جواب:

۱۔ جو شخص کلمۂ شہادتین کو اپنی زبان سے جاری کرے اور اس کے برخلاف کوئی بات اس سے صادر نہ ہو نیز وہ اہل بیتؑ سے دشمنی نہ کرے تو وہ مسلمان ہے۔[۱]

۲۔ اہل سنت بھی شیعوں کی طرح مسلمان ہیں، تمام اسلامی احکام ان کے لئے بھی نافذ ہیں، ان کے ساتھ شادی کرنا جائز ہے، وہ شیعوں سے میراث لے سکتے ہیں اسی طرح جیسے شیعہ، سنیوں سے میراث لے سکتے ہیں، ان کی

۱۔ غازی بن محمد بن طلال، اجماع المسلمین علی احترام مذاہب الدین ص ۲۲۰

جان، مال اور عزت و آبرو محترم ہیں۔ یہ کہنا سراسر بہتان اور جھوٹ ہے کہ شیعہ ، اہل بدر ، بیعت رضوان کرنے والوں ، مومن مہاجرین و انصار، اسلامی مذاہب کے امام اور ان کے پیروکاروں کی تکفیر کرتے ہیں"۔

●●●

"اہل سنت کے مقدسات کی توہین کرنا اور شخصیات کو گالی دینا، اہل بیتؑ کی ان تعلیمات کے برخلاف ہے جو انہوں نے شیعوں اور اپنے شاگردوں کو دی ہیں"۔[1]

"شیعہ اور سنی کے درمیان کوئی حقیقی اختلاف نہیں پایا جاتا، میں تمام عراقیوں کا خادم ہوں چاہے وہ شیعہ ہوں یا سنی۔

... میں تعاون کو بہت پسند کرتا ہوں، اسلام محبت و الفت کا دین ہے، مجھے حیرت ہے کہ دشمنان اسلام، اسلامی مذاہب کے درمیان تفرقہ کیسے ایجاد کرتے ہیں ... شیعوں کے چاہئے کہ وہ اہل سنت کے اجتماعی اور سیاسی حقوق کا اپنے حقوق سے پہلے دفاع کریں، میں وحدت کی دعوت دینا چاہتا ہوں... میں نے اس سے قبل بھی کہا ہے اور اب بھی کہہ رہا ہوں کہ یہ نہ کہا جائے : "ہمارے بھائی اہل سنت "۔ بلکہ یہ کہا جائے : " ہماری جان اہل سنت "، میں شیعہ خطباء سے پہلے اہل سنت کے ائمہ جمعہ کے خطبے کو سنتا

۱۔ "www.teribon.ir/archives/۲۳۵۲۵۲"

ہوں، ہم عرب و عجم کے درمیان تفریق کے قائل نہیں ہیں، ہم سب کو اسلام نے ایک ساتھ جمع کیا ہے... میں اپنے فقہی تحقیقات میں اہل سنت کے فتوؤں کو بیان کرتا ہوں۔ ہم کعبہ، نماز اور روزہ کے سلسلے میں متحد ہیں"۔[1]

۱۔ ۳/ نومبر ۲۰۰۷ کو منعقد ہونے والے شیعہ و سنی علماء کی اولین ہمائش میں آیۃ اللہ سیستانی کا پیغام؛

"WWW.TERIBON.IR"

علامہ سید محمد حسین طباطبائیؒ

"صدر اسلام کے شیعہ کبھی بھی اکثریت سے کنارہ کش نہیں رہے، انہوں نے اسلام کے عمومی امور کی ترقی و کامرانی کے سلسلے میں تمام مسلمانوں کے ساتھ سعی و کوشش اور نصیحت کی۔ آج بھی تمام مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ اسلام کے مقدس آئین کے اصول میں اپنے اتفاق کو پیش نظر رکھیں اور اس زمانے میں غیروں اور خارجی عوامل سے جو زحمتیں اٹھائی ہیں اور پریشانیاں جھیلی ہیں ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے عملی تفرقہ سے اجتناب کریں اور ایک صف میں کھڑے ہو جائیں"۔[1]

۱۔ "WWW.TASNIMNEWS.COM/FA/NEWS/۱۳۹۳"

آیۃ اللہ عبدالحسین امینیؒ

مذاہب کے عقائد و نظریات مختلف اور جدا ہیں اور قرآن کریم نے آیۂ مبارکہ " انما المومنون اخوۃ " کے ذریعہ جس رشتۂ اخوت کی تصریح کی ہے وہ اس اختلاف کی وجہ سے ختم نہیں ہوگا، چاہے علمی مباحثہ اور کلامی و مذہبی مجادلہ کتنا ہی آگے بڑھ جائے۔ گزشتہ افراد سر فہرست صحابہ و تابعین کی سیرت و روش یہی رہی ہے"۔[1]

●●●

عالم اسلام کے اطراف و اکناف میں موجود ہم مؤلفین، اصول و فروع کے سلسلے میں موجود تمام تر اختلافات کے باوجود ایک چیز میں مشترک ہیں اور وہ خدا و رسول پر ایمان ہے، ہم سب کے وجود میں ایک روح اور ایک جذبہ کارفرما ہے اور وہ روح اسلام اور کلمۂ اخلاص ہے"۔[2]

۱۔ الغدیر، مقدمہ جلد پنجم، عنوان " نظریۃ کریمہ " کے تحت

۲۔ ایضاً

آیۃ اللہ شہید سید محمد باقر صدرؒ

"میں نے اپنی تمام عمر شیعہ و سنی وحدت و اخوت کی راہ میں صرف کی ہے، میں نے ہر اس پیغام کا دفاع کیا ہے جو ان کی وحدت کا موجب ہو اور ہر اس عقیدہ کی حمایت کی ہے جس سے وہ متحد ہو سکیں، میں جتنا شیعوں کا بھائی اور فرزند ہوں اتنا ہی اہل سنت کا بھائی اور فرزند ہوں"۔[1]

((و انی منذ عرفت وجودی و مسئولیتی فی هذه الامه بذلت هذا الوجود من اجل الشیعی والسنی علی السواء و من اجل العربی والکردی علی السواء حیث دافعت عن الرساله التی توحدهم جمیعا و عن العقیدة التی تضمهم جمیعا و لم اعش بفکری و کیانی الا للاسلام: طریق الخلاص و هدف الجمیع))۔[2]

"میں نے جب سے اپنے آپ کو پہچانا ہے اور امت کے درمیان اپنی ذمہ داری کا احساس کیا ہے، عرب و عجم کے شیعہ و سنی کے لئے یکساں طور پر تلاش و کوشش کی ہے، میں نے ہر اس پیغام کا جو موجب وحدت ہو اور ہر اس عقیدہ کا جو شیعہ اور اہل سنت کو متحد کر سکے، دفاع کیا ہے اور اس کی حمایت

۱۔ سید کاظم حائری، مباحث الاصول ج۱ ص۱۵۱۔ ۱۵۳

۲۔ ایضا، ص۱۵۱

کی ہے، میں نے اپنے تمام وجود کے ساتھ صرف اسلام کے لئے زندگی بسر کی ہے، وہی اسلام جو نجات کا راستہ اور سبھی کا ہدف و مقصد ہے"۔

((ان الحکم السنی الذی کان یحمل رایة الاسلام قد افتی علماء الشیعه قبل نصف قرن بوجوب الجهاد من اجله و خرج منات الآلاف من الشیعه و بذلوا امهم رخیصا من اجل الحفاظ علی رایة الاسلام و من اجل حمایة الحکم السنی الذی کان یقوم علی اساس الاسلام))۔[1]

"نصف صدی قبل شیعہ علماء نے اس سنی حکومت کی حمایت میں جہاد کا فتویٰ دیا ہے جس کے ہاتھ میں اسلام کا پرچم تھا، ہزاروں شیعہ میدان جنگ میں گئے اور پرچم اسلام کی حفاظت اور سنی حکومت کی تقویت کے لئے جرائتمندانہ طریقہ سے اپنا خون بہادیا"۔

۱۔ایضا، ص/۱۵۲

آیۃ اللہ العظمیٰ محمد فاضل لنکرانیؒ

سوال: موجودہ حالات میں مسلمانوں کی وحدت کی ضرورت پر مبنی قطعی دلائل کے پیش نظر اسلامی مذاہب، جیسے اہل سنت کے چاروں فرقے اور زیدیہ، ظاہریہ، اباضیہ جیسے فرقوں کے ماننے والوں کے لئے "امت مسلمہ" کے لفظ سے استفادہ کرنا، جناب عالی کی نظر میں کیسا ہے؟ مندرجہ بالا فرقوں کی تکفیر و اہانت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ عہد حاضر میں ان کی تکفیر کا معیار کیا ہے؟

ہم خداوند عالم کی بارگاہ میں اسلام و مسلمین خاص طور سے عالم تشیع کی خدمت کے سلسلے میں آپ کی روز افزوں توفیقات کے لئے دعا گو ہیں۔

جواب: "مذکورہ تمام فرقے جب تک دین اسلام کے اصول و ضروریات میں سے کسی کا انکار نہ کریں یا ائمہ اطہارؑ کی اہانت نہ کریں، اس وقت تک وہ اسلامی فرقے محسوب ہوں گے"۔[1]

۱۔ غازی بن محمد بن طلال، اجماع المسلمین علی احترام مذاہب الدین ص ۲۴۵۔۲۴۶

آیۃ اللہ العظمیٰ حسین نوری ہمدانی دام ظلہ

اسلام کہتا ہے کہ شیعہ و سنی آپس میں بھائی بھائی ہیں، ان کو اختلاف نہیں کرنا چاہئے اور اپنے اختلاف کو آشکار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ دشمن اس سے غلط استفادہ کرتا ہے... ہمارا رابطہ جتنا مستحکم ہوگا اسلام کے لئے اتنا ہی مفید ہوگا کیونکہ ہمارے دشمن مشترک ہیں اور وہ سرے سے اسلام کے مخالف ہیں... ہم بھائی ہیں، ہمیں ایک ساتھ راستہ طے کرنا چاہئے، اگر ہم صرف تماشائی بنے رہے تو دشمن ہمیں نگل لے گا... قرآن کریم نے تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا ہے اور دو انسانوں کے درمیان بہترین رابطہ بھائی چارگی اور اخوت ہے... اہل بیتؑ نے شیعوں کو سفارش کی ہے کہ اہل سنت کے ساتھ رفت و آمد رکھیں، ان کی مسجدوں میں جائیں اور ان کے پیچھے نماز پڑھیں؛ آپ حضرات نے یہ بھی فرمایا کہ ایسی نماز کا ثواب، رسول کی اقتدا میں نماز پڑھنے کے برابر ہے۔[۱]؛ قدیم الایام میں شیعہ و سنی ایک ہی مدرسہ میں درس پڑھتے تھے۔[۲]

۱۔ اہل سنت کے برجستہ اور فعال دانش آموختگان سے ملاقات کے دوران آپ کا خطاب؛ ۱۳۹۴/۲/۱۴

۲۔ اہل سنت کے اسلامی مجلس شوریٰ کے اراکین سے ملاقات کے دوران خطاب؛ ۱۳۹۲/۱۰/۱۵

آیۃ اللہ العظمیٰ لطف اللہ صافی گلپائگانی دام ظلہ

جو شخص خداوند عالم کی وحدانیت اور خاتم الانبیاء حضرت رسول خداؐ کی رسالت کی گواہی دے وہ مسلمان ہے، اس کی جان، مال اور عزت و آبرو محترم ہیں، کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ دینی مقدسات کی توہین کرے، خود کش حملہ کرنا اور مسلمانوں کا خون بہانا، گناہ کبیرہ ہے۔

مسلمانوں کی ذمہ داری یہ ہے کہ دین رحمت و محبت یعنی اسلام کے حقیقی چہرے کو دنیا والوں کے سامنے پیش کریں۔ سب کو چاہئے کہ وہ ایک ساتھ مل کر اسلام کی ترقی و کامرانی اور لوگوں کی ہدایت کے لئے سرگرم رہیں، قرآن کے دشمنوں کی سازشوں کو اپنے اتحاد کے ذریعہ ختم کرتے ہوئے اپنی اسلامی ذمہ داریوں پر عمل کریں۔

((إِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ أَقْدامَكُمْ))۔[1]

۱۔ محمد/۷؛ترجمہ: "اگر تم اللہ کی مدد کروگے تو اللہ بھی تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدم بنادے گا"۔

آیۃ اللہ العظمیٰ حسین وحید خراسانی دام ظلہ

سوال: ہم کچھ لوگ ایسے محلّہ میں مقیم ہیں جہاں اہل سنت رہتے ہیں، وہ ہمیں کافر سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شیعہ کافر ہیں؛ ایسی صورت میں کیا ہم بھی ان کے ساتھ انہیں کے جیسا برتاؤ کریں اور چونکہ وہ ہمیں کافر سمجھتے ہیں اس لئے ان کے ساتھ کفار کی طرح معاملہ کریں!۔ برائے مہربانی ایسی صورت حال میں آپ ہمارے شرعی فریضہ کو بیان فرمائیں۔

جواب: جو شخص خداوند عالم کی وحدانیت اور خاتم الانبیاءؐ کی رسالت کی گواہی دے، وہ مسلمان ہے،اس کی عزت وآبرو اور جان، شیعوں کی عزت و آبرو اور جان ومال کی طرح محترم ہیں۔آپ حضرات کی شرعی ذمہ داری یہ ہے کہ آپ کلمۂ شہادتین پڑھنے والوں کے ساتھ حسن معاشرت کا مظاہرہ کریں، اگر وہ آپ لوگوں کے ساتھ صحیح برتاؤ نہ کریں تب بھی آپ صراط مستقیم اور حق وعدالت سے منحرف نہ ہوں، اگر ان میں کوئی بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کے لئے جائیں اور کسی کا انتقال ہو جائے تو اس کی تشییع میں شرکت کریں، اگر ان میں سے کوئی حاجت بیان کرے تو اس کی حاجت کو پوری کریں اور خداوند عالم کے حکم کے آگے سر تسلیم خم رکھیں:

"ولایجرمنکم شنان قوم علی الاتعدلوا اعدلو هو اقرب للتقویٰ"۔[1]

اور خداوند عالم کے حکم پر عمل کریں، خدا کا ارشاد ہے : "وَ لا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلامَ لَسْتَ مُؤْمِنا"۔[2]،[3]

حقیقت یہ ہے کہ ایسے واقعات میں فقاہت ختم ہوچکی ہے، یہ امور خون ناحق بہائے جانے کا موجب ہوتے ہیں اور ائمہ طاہرینؑ کا حکم بھی اس کے برخلاف ہے۔ اعلانیہ سبّ و شتم اور لعنت کرنا جائز نہیں ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ اعلانیہ لعنت کرنا ممنوع ہے اور دین کے دستورات بھی اس بات کی تاکید کرتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ معتبر روایت میں منقول ہے : صلوا فی مساجدھم "ان کی مسجدوں میں نماز پڑھو"۔ اس کے علاوہ ان کے مریضوں کی عیادت کریں اور ان کے جنازوں کی تشییع کریں۔ روایت میں ہے : کونوا لنا زینا و لا تکونوا علینا شینا۔ اس روایت میں دو باتوں کو بیان کیا گیا ہے : ایک نفی اور دوسرے اثبات ؛ نفی اس بات کی گئی ہے کہ دوسرے مذاہب کے لوگوں سے دشمنی نہیں کرنی چاہئے اور ان کے مقدسات کی توہین نہیں کرنی چاہئے نیز ان کے بزرگوں پر سبّ و شتم اور لعنت سے پرہیز کرنا چاہئے اس لئے کہ اس کی وجہ سے وہ اہل بیتؑ اور ان کے معارف سے دور

۱۔ مائدہ/۲

۲۔ نساء/۹۴

۳۔ حضرت آیۃ اللہ وحید خراسانی کے دفتر کی رسمی سائٹ : "wahidkhorasani.com"

ہو جائیں گے، اسی لئے روایت میں ارشاد ہوتا ہے: **لا تکونوا علینا شینا**۔ یہ واقعہ کا منفی پہلو ہے ۔ لیکن اثبات کا پہلو یہ ہے کہ امام نے فرمایا : "**کونوا لنا زینا**" اور فرمایا کہ ان کی نماز جماعت میں شرکت کرو ، ان سے محبت کرو، ان کے مریضوں کی عیادت کرو اور ہمارے اقوال و معارف کو ان سے بیان کرو؛ اہم بات یہ ہے کہ ہم اہل بیتؑ کے معارف کی ترویج و تبلیغ کے لئے صحیح راستہ سے واقف نہیں ہیں، اور وہ ہے "اثباتی راستہ"۔[1]

۱۔ آیۃ اللہ محسن اراکی (مدیر مجمع جہانی تقریب مذاہب اسلامی) سے ملاقات کے دوران آیۃ اللہ وحید خراسانی کا بیان؛ ۲/ خرداد ۱۳۹۳

آیۃ اللہ العظمیٰ جعفر سبحانی دام ظلہ

" تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ خدا کی کتاب کو اپنے لئے اسوہ اور نمونہ قرار دیں، متحد رہیں اور ہر اس کام سے پرہیز کریں جو تفرقہ کا باعث ہوتا ہے؛ خاص طور سے اس زمانے میں جب کہ کفار اور استعماری طاقتوں نے مسلمانوں کے درمیان تفرقہ ایجاد کرنے اور ایک دوسرے کے ہاتھوں خون بہانے کے لئے سازشیں کر رکھی ہیں۔

... امام اشعری نے موت کے وقت اپنے شاگردوں کو جمع کیا اور ان سے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اہل قبلہ (مسلمانوں) کی تکفیر نہیں کی ہے اس لئے کہ وہ سب ایک خدا کی عبادت کرتے ہیں اور اسلام کے پرچم تلے زندگی گزارتے ہیں "۔[1]

میں نے جو کچھ بیان کیا اس کے پیش نظر ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم دوسروں کے احساسات اور عقائد کا احترام کریں، ان کے ساتھ ایسا سلوک نہ کریں جو اختلاف کا باعث ہو... شیعوں کے اوپر سبّ صحابہ کی تہمت صحیح نہیں ہے، شیعہ ایسی تہمت سے منزہ ہیں، صحابہ کے متعلق اپنے نظریہ میں

۱۔ الیواقیت والجواہر، تالیف شعرانی ص ۸۵

انہوں نے امام علی بن الحسین علیہما السلام کو اپنا نمونہ قرار دیا ہے، امام ان الفاظ میں دعا فرماتے تھے :

اللھم و اصحاب محمد خاصة الذین احسنوا الصحبة والذین ابلوا البلاء الحسن فی نصرہ و کانفوہ و اسرعوا الی وفادتہ و سابقوا الی دعوتہ۔[1]

" خدایا! حضرت محمدؐ کے برگزیدہ اصحاب پر درود و سلام بھیج، وہ اصحاب جنہوں نے رسول اکرمؐ کے ساتھ بہترین صحبت کا مظاہرہ کیا اور ان کی نصرت و حمایت کی راہ میں تلاش و کوشش کی، وہی جنہوں نے بہترین انداز میں آنحضرتؐ کا استقبال کیا اور ان کی دعوت کو قبول کرنے میں سبقت دکھائی"۔[2]

۱۔ صحیفہ سجادیہ، رسول پر ایمان لانے والے مومنین پر حضرت کا درود و سلام

۲۔ حاجیوں کو آیۃ اللہ سبحانی کا پیغام

آیۃ اللہ العظمیٰ بہجتؒ

ہم لوگوں کو آگاہ کریں؛

ہم اہل سنت کے ساتھ پوری طرح ایک ہیں، کوئی مشکل نہیں ہے، وہ اپنے طریقے سے زندگی گزاریں اور ہم اپنے طریقے سے، ہم اپنے اپنے مدارک و اسناد پیش کریں، ایک دوسرے سے کوئی سروکار نہیں۔ جس کلمۂ شہادتین کے ہم قائل ہیں، وہ بھی اسی کے قائل ہیں... اس تناظر میں ہمارا اہل سنت کے ساتھ کوئی اختلاف نہیں ہے، مگر یہ کہ خارجی دشمن ہمیں ایک دوسرے الگ کردیں؛ کہتے ہیں کہ ہر سال خارجی لوگ بغداد میں آتے اور شیعوں کے محلے میں صبح کے وقت نماز کے لئے آواز لگاتے تھے:

" **الصلاۃ خیر من النوم**"۔ پھر ایک شخص کو سنیوں کے محلے میں بھیجتے تاکہ وہ اذان میں کہے: "**حی علی خیر العمل** "۔ وہ سوچتے تھے کہ یہ شیعہ ہیں جو آکر اہل سنت میں فساد برپا کررہے ہیں، اور یہ لوگ بھی کہتے کہ یہ سنی ہیں جو فتنہ و فساد برپا کررہے ہیں۔ یہ دشمن شیعہ و سنی کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکاتے تھے تاکہ خود مال و دولت حاصل کرسکیں۔[۱]

۱۔ مرکز نشر آثار آیۃ اللہ بہجت؛"http#bahjat.ir/fa/content/۵۶۹۸"

ہم ایک ساتھ بیٹھ کر توافق کیوں نہیں کرتے تاکہ متحد اور بھائی ہو سکیں؛ اس لئے کہ اتحاد وہ اہم ترین چیز ہے جس کی اہمیت کا ایک بے دین اور کافر بھی قائل ہے۔[1]

" شیعہ و سنی اختلاف، ایک استعماری سازش ہے، اس سے زیادہ اہم مسئلہ اہل بیتؑ سے دوستی و محبت ہے جس پر فریقین متفق ہیں..."۔[2]

" جو شخص وحدت مسلمین کا قائل نہیں، وہ مسلمان نہیں ہے، ائمہ طاہرین علیہم السلام اتحاد بین المسلمین کی خاطر ان کی نماز جماعت میں شرکت کرتے تھے"۔[3]

۱۔ در محضر بہجت ج۱ص ۱۸۶

۲۔ زمزم عرفان، (یادنامہ فقیہ عارف حضرت آیۃ اللہ بہجت)، محمد محمدی ری شہری ص ۲۹۲

۳۔ ایضاً

آیۃ اللہ العظمیٰ سید موسیٰ شبیری زنجانی دام ظلہ

"جو شخص اپنی زبان سے کلمۂ شہادتین جاری کرے (سوائے نواصب اور خوارج کے) وہ مسلمان ہے اور اس کے بارے میں اسلامی احکام جیسے شادی، میراث اور جان و مال کا احترام وغیرہ نافذ ہوں گے۔ جو لوگ اسلامی صفوف میں رخنہ ڈالتے ہیں اور اسلامی فرقوں کی تکفیر کرتے ہیں وہ اسلام کی حقیقت سے دور ہیں، اگر وہ استعمار کے بلاواسطہ آلہ کار نہ بھی ہوں تب بھی اسلام کو نابود کرنے اور رسول خداؐ کے عظیم نام کو فراموشی کے گھاٹ اتارنے کے سلسلے میں استعمار کے اہداف کی راہ پر چل رہے ہیں، ان جماعتوں کے خودکش اقدامات سے اسلام دشمن طاقتیں اور کفار خوش ہوتے ہیں: ((قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرينَ أَعْمالاً ؛الَّذينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَياةِ الدُّنْيا وَ هُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعا))۔[1]

۱۔ کہف/۱۰۳۔۱۰۴ترجمہ: "پیغمبر کیا ہم آپ کو ان لوگوں کے بارے میں اطلاع دیں جو اپنے اعمال میں بدترین خسارہ میں ہیں: یہ وہ لوگ ہیں جن کی کوشش زندگانی دنیا میں بہک گئی ہے اور یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ اچھے اعمال انجام دے رہے ہیں"۔

انشاء اللہ تمام مسلمان، اسلام دشمن طاقتوں کی سازش سے آگاہ ہو کر دین رسول کی عزت و سربلندی کی راہ میں ثابت قدم رہیں گے اور سعی و کوشش کریں گے"۔

●●●

"شیعہ و سنی مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام تر ہوشیاری اور وحدت واتحاد کے ساتھ اس گروہ سے مقابلہ کے لئے مناسب طریقہ اختیار کریں اور ہر طرح کے تفرقہ واختلاف سے پرہیز کریں"۔[1]

۱۔آیۃاللہ شبیری زنجانی کے دفتر کی رسمی سائٹ؛

"zanjani.net/index.aspx?pid=۹۹&articleid=۲۳۳۰۹"۔

آیۃ اللہ العظمٰی عبداللہ جوادی آملی دام ظلہ

ہر ملت کے مقدسات ہوتے ہیں جو ان کی نظر میں محترم ہیں، اس سلسلے میں موحد اور ملحد کی کوئی قید نہیں ہے، لہٰذا ان کی توہین اور سبّ و شتم کرنے سے پرہیز کرنا چاہیئے؛ اس لئے کہ قرآن کریم نے اس کی ممانعت کی ہے: "وَ لا تَسُبُّوا الَّذینَ یَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللهِ فَیَسُبُّوا اللهَ عَدْواً بِغَیْرِ عِلْمٍ كَذلِكَ زَیَّنَّا لِكُلِّ أُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ثُمَّ إِلى رَبِّهِمْ مَرْجِعُهُمْ فَیُنَبِّئُهُمْ بِما كانُوا یَعْمَلُونَ"۔[1] کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ مقدسات کی توہین کرے تاکہ وہ بھی پلٹ کر اہل ایمان کے مقدسات کے سلسلے میں بدگوئی کرے ...

صحابہ پر سب و شتم کرنا، شیعہ و سنی مقدسات کی اہانت کرنا، ہر فرقہ کے عقائد کی تحقیر و توہین کرنا، حرام ہے، ان کے درمیان اختلاف ایجاد کرنا، آتش تفرقہ بھڑکانا اور امت مسلمہ کی وحدت میں رخنہ ڈالنا، ایک عظیم گناہ ہے جس سے سبھی کو پرہیز کرنا چاہیئے۔[2]

۱۔ انعام/۱۰۸؛ ترجمہ: "اور خبردار تم لوگ انہیں برا بھلا نہ کہو جن کو یہ لوگ خدا کو چھوڑ کر پکارتے ہیں کہ اس طرح یہ دشمنی میں بغیر سمجھے بوجھے خدا کو برا بھلا کہیں گے ہم نے اسی طرح ہر قوم کے لئے اس کے عمل کو آراستہ کردیا ہے اس کے بعد سب کی بازگشت پروردگار ہی کی بارگاہ میں ہے اور وہی سب کو ان کے اعمال کے بارے میں باخبر کرے گا"۔

۲۔ ۱۳۹۲ شمسی میں حاجیوں کو آیۃ اللہ جوادی آملی کا پیغام

آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمود ہاشمی شاہرودی دام ظلہ

" اختلافات کو شدید کرنا اور اسلامی مذاہب کے درمیان حدبندی کرنا، شریعت کے خلاف ہے، دشمن بھی غلط پروپیگنڈے اور اختلافات کے ذریعہ ان مسائل سے استفادہ کرتا ہے "۔

●●●

" مذہبی اور قومی اختلافات سے دشمن نے ہمیشہ فائدہ اٹھایا ہے اور ان اختلافات سے متمسک ہو کر خوب خوب استفادہ کیا ہے۔ یہ لوگ ہمیشہ اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ ہمارے درمیان فقہی اور کلامی اختلافات کو زندہ کریں تاکہ اس کے ذریعہ عالم اسلام کو ٹکڑوں میں تبدیل کرسکیں، ہمیں ان اختلافات کو بڑاد کھانے سے پرہیز کرتے ہوئے ایک دوسرے کے فقہی نظریات کا احترام کرنا چاہیئے، اگر ہم شیعہ و سنی کے درمیان فاصلہ ڈالیں تو پھر شیعہ معاشرے میں بھی بہت سے فاصلے ہو جائیں گے کیونکہ مذہب تشیع میں ہر مجتہد الگ نظریہ کا حامل ہے۔ کسی طرح کی اہانت کرنا حرام ہے اور عقائد کی تحقیر کرنا غلط ہے، علماء نے بھی اسے حرام قرار دیا ہے، یہاں تک کہ ہمارے جزائی قوانین میں بھی اسے جرم قرار دیا گیا ہے "۔

●●●

"اہل سنت کے مقدسات کی توہین کرنا، اہل بیتؑ کی سیرت کے برخلاف ہے، ائمہ طاہرین علیہم السلام اہل سنت کے مقدسات اور رسول کی زوجہ کی توہین نہیں کرتے تھے، ہمیں چاہئے کہ ہم رسول خداؐ اور ائمہ طاہرینؑ کے اقوال اور ان کی سیرت سے استفادہ کریں... ہاں! ائمہ طاہرینؑ مقدسات کی توہین نہیں کرتے تھے، ہمیں بھی ایسے کام انجام دینے سے پرہیز کرنا چاہئے"۔[1]

۱۔ ۱۳۹۳/۴/۲۱ میں آیۃ اللہ ہاشمی شاہرودی کی تقریر سے اقتباس

آیۃ اللہ سید محمد حسین فضل اللہؒ

"ان ضروری اور اہم امور کے عقیدہ کے ساتھ کلمۂ شہادتین کے اظہار کا نام اسلام ہے جن کا تذکرہ قرآن کریم میں کیا گیا ہے، لہٰذا جو شخص ان امور پر عمل کرے وہ مسلمان ہے اور اس کے اوپر اسلام کے تمام احکام نافذ ہیں، مگر یہ کہ وہ دین کی ایسی ضروری چیز کا انکار کرے جو لوازم کے انکار کے مترادف ہو تو ایسا انکار رسول کے انکار پر جا کر ختم ہو گا... ہاں! ایسے نظری مسائل میں اختلاف کرنا تکفیر کا موجب نہیں جن میں علماء نے اختلاف کیا ہے"۔[1]

"ہمارا عقیدہ ہے کہ اسلامی مذاہب کے تمام پیروکار، امت مسلمہ میں داخل ہیں اور امت مسلمہ کی تکفیر کسی طرح بھی جائز نہیں ہے، ہاں! اختلافی مسائل کو عقلی گفتگو کے ذریعہ حل کرنا چاہئے؛ چنانچہ قرآن کا ارشاد ہے: "**فان تنازعتم فی شئی فردوہ الی اللہ و الرسول**"۔[2]

۱۔ غازی بن محمد بن طلال، اجماع المسلمین علی احترام مذاہب الدین ص ۲۵۵

۲۔ ایضاً

آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد سعید حکیم دام ظلہ

سوال: برائے مہربانی لاکھوں مسلمانوں کو اس اہم ترین موضوع کے سلسلے میں راہنمائی فرمایئے:

جو شخص کلمۂ شہادتین کو اپنی زبان سے جاری کرے، روبہ قبلہ ہو کر نماز پڑھے اور آٹھوں مذاہب (حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی، جعفری، زیدی، اباضی اور ظاہری) میں سے کسی کی بھی پیروی کرے، تو کیاوہ مسلمان محسوب ہوگا اور اس کی جان، مال اور عزت وآبرو وغیرہ محترم ہیں؟۔

جواب: صحابہ اور کسی بھی مذہب سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کی تکفیر کرنا، شیعہ عقائد میں سے نہیں ہے، یہ بات اسلام کی روح اور اس کے ارکان میں سے ہے، یہ نکتہ ائمہ طاہرینؑ سے منقول احادیث اور علمائے تشیع کے اقوال و فتاویٰ میں بھی ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔[1]

سوال: بہت سے مسلم اور غیر مسلم افراد ہم سے اسلامی اتحاد اور اسلامی مذاہب کے درمیان روابط کے بارے میں سوال کرتے ہیں، جناب عالی سے گزارش ہے کہ مندرجہ ذیل سوالوں کا جواب عنایت فرمائیں:

۱۔ رک: سید محمد سعید حکیم، فی حارب العقیدۃ ج۱ص ۳۴۔۴۳

۱۔ جو شخص اسلامی مذاہب یعنی حنفی ، مالکی ، شافعی ، حنبلی ، جعفری ، زیدی اور اباضی میں سے کسی ایک مذہب کا پیروکار ہو تو اسے مسلمان کہا جا سکتا ہے؟۔

۲۔ اسلام میں تکفیر کی حد کیا ہے ؟ کیا مذکورہ اسلامی مذاہب میں سے کسی ایک کی پیروی کرنے والے مسلمان کو کافر کہنا جائز ہے ؟ کیا صوفی مسلک کے پیروکاروں کی تکفیر جائز ہے ؟۔

جواب:

۱۔ شہادتین کا اقرار کرنا اور دین کے ضروری واجبات و فرائض، جیسے نماز کو انجام دینا، اس بات کے ادراک کے لئے کافی ہے کہ وہ مسلمان ہے ، لہٰذا دین اسلام کے احکام جیسے جان و مال کی حرمت وغیرہ اس کے اوپر بھی صادق آتے ہیں۔

۲۔ دوسرے سوال کا جواب اس سے قبل دے دیا گیا ہے۔[۱]

---

۱ ۔ غازی بن محمد بن طلال ، اجماع المسلمین علی احترام مذاہب الدین ص ۲۲۵

آیۃ اللہ العظمیٰ بشیر نجفی دام ظلہ

سوال: بہت سے مسلم اور غیر مسلم افراد ہم سے اسلامی اتحاد اور اسلامی مذاہب کے درمیان روابط کے بارے میں سوال کرتے ہیں، جناب عالی سے گزارش ہے کہ مندرجہ ذیل سوالوں کا جواب عنایت فرمائیں:

۱۔ جو شخص اسلامی مذاہب یعنی حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، جعفری، زیدی اور اباضی میں سے کسی ایک مذہب کا پیروکار ہو تو اسے مسلمان کہا جا سکتا ہے؟۔

۲۔ اسلام میں تکفیر کی حد کیا ہے؟ کیا مذکورہ اسلامی مذاہب میں سے کسی ایک کی پیروی کرنے والے مسلمان کا انکار کرنا جائز ہے؟ کیا صوفی مسلک کے پیروکاروں کی تکفیر جائز ہے؟۔

جواب:

۱۔ جو شخص خدا کی وحدانیت کا اقرار کرے اور رسول خداؐ کی رسالت و خاتمیت اور معاد پر ایمان رکھے، نیز فوق الذکر امور میں سے کسی کا انکار نہ کرے اور اپنے مسلمان ہونے کو ثابت کرے، وہ مسلمان محسوب ہوگا، اس کے اوپر تمام اسلامی احکام نافذ ہوں گے، اس کی جان، مال اور عزت و آبرو

محترم ہیں۔ تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کی جان اور عزت و آبرو کا دفاع کریں؛ **واللہ اعلم۔**

۲۔ جو شخص کلمۂ شہادتین کو اپنی زبان سے جاری کرے یعنی خدا کی وحدانیت اور رسولؐ کی نبوت اور معاد کی گواہی دے اور ان امور میں سے کسی کا انکار نہ کرے جو اس کے مسلمان ہونے کو ثابت کرتے ہیں تو اس کی تکفیر جائز نہیں ہے، رسول خداؐ سے اس کام کی ممانعت پر مبنی روایتیں بھی منقول ہیں۔ جو شخص مذہبی فتنہ و فساد پھیلائے یا کسی ایسے مذہب کی تکفیر کرے جو مذکورہ امور کا اقرار کرتا ہے تو ایسا شخص جاہل ہے، یا جاہل نما ہے یا پھر اسلام کا دشمن ہے جو کافروں کی خدمت کے لئے تفرقہ و اختلاف پھیلانے کی غرض سے مسلمانوں کے صفوف میں داخل ہو گیا ہے؛ **واللہ العالم۔**[1]

۱۔ غازی بن محمد بن طلال، اجماع المسلمین علی احترام مذاہب الدین ص ۲۳۵۔۲۳۷

آیۃ اللہ العظمیٰ شیخ اسحاق فیاض دام ظلہ

سوال: جو شخص اسلامی مذاہب (حنفی، شافعی، حنبلی، مالکی، جعفری، زیدی اور اباضی) میں سے کسی ایک مذہب کی پیروی کرے، کیا وہ مسلمان ہے؟

جواب: ہاں، تمام اسلامی مذاہب (کے ماننے والے) مسلمان ہیں، اسلام کا معیار یہ ہے کہ خداوند عالم کی وحدانیت اور رسول خداؐ کی رسالت کی گواہی دی جائے؛ لہٰذا جو شخص یہ کہے: "اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا رسول اللہ" وہ مسلمان ہے اور اس کے لئے تمام اسلامی احکام نافذ ہیں جیسے جان، مال اور عزت و آبرو کی حرمت؛ چاہے وہ شخص جعفری ہو یا زیدی، حنفی ہو یا شافعی، مالکی ہو یا حنبلی "۔[1]

سوال: اسلام میں تکفیر کے حدود کیا ہیں؟ کیا ایک ایسے مسلمان کی تکفیر کی جا سکتی ہے جو اسلام کے مشہور مذاہب کا پیروکار ہے یا اشعری اور معتزلی ہے؟ کیا جو لوگ حقیقی صوفی طریقت کے ماننے والے ہیں ان کی تکفیر جائز ہے؟

۱۔ غازی بن محمد بن طلال، اجماع المسلمین علی احترام مذاہب الدین ص ۲۲۹

جواب: کفر کا معیار، وحدانیت اور رسالت کا انکار ہے، بنابریں مذہب اشاعرہ اور معتزلہ نیز طریقت صوفیہ کے پیروکاروں کی تکفیر کرنا جائز نہیں ہے؛اس لئے کہ وہ وحدانیت و رسالت ... کا عقیدہ رکھتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ائمہ طاہرینؑ سے لے کر آج کے زمانے کے علماء میں سے کوئی ایسا نہیں جس نے تمام اسلامی مذاہب کے پیروکاروں کی تکفیر کی ہو....۔[1]

۱۔ایضا، ص۲۲۹۔۲۳۱

آیۃ اللہ العظمیٰ قربانعلی محقق کابلی دام ظلہ

"اہل سنت کے مقدسات کی توہین کرنے سے پرہیز کیا جائے، عالم اسلام آج ایسی حالت میں کہ امت مسلمہ کے اتحاد و انسجام کی شدید ضرورت محسوس ہو رہی ہے، اگرچہ ان کے درمیان فقہی و مذہبی اختلافات اور قومی و ملی افتراق پایا جاتا ہے۔ ایسے میں فریبی دشمن اور دین اسلام کے اصول سے ناواقف و نادان دوست، قینچی کے دو تیغ کی طرح مسلمانوں کی دینی وحدت و اخوت اور حبل المتین کو کاٹنا چاہتے ہیں۔[۱]

اس زمانے میں علماء اور دانشوران اسلام کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس قومی، ملی اور فرقہ وارانہ تعصب سے مقابلہ کریں جو اسلامی معاشرے میں نفاق کی جڑیں مضبوط کر رہا ہے"۔[۲]

۱۔ اس مطلب کو آیۃ اللہ کابلی کے دفتر کی رسمی سائٹ میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے؛

"www.mohaqeq.org/fa/news/۴۰.html"

۲۔ افکار شہید آیۃ اللہ واذظ بہسودی کانفرس میں آیۃ کا پیغام؛"http://afghanistan.shafaqana.com"

آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد حسینی شاہرودی دام ظلہ

"جو شخص کلمۂ لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ" کی گواہی دے وہ مسلمان ہے اور اس کی جان اور عزت و آبرو محفوظ ہے، اس کو قتل کرنا یا اس کے اموال کو غارت کرنا جائز نہیں ہے۔ مسلمانوں کے درمیان قتل و غارت گری، تکفیر اور تفرقہ و فتنہ ایجاد کرنا جائز نہیں ہے، اسلامی مقدسات کی حفاظت ضروری ہے۔ مسلمانوں کے مقدس امور پر دست درازی سے پرہیز کرنا چاہیئے، مومنین کی ہتک حرمت اور اہانت کرنا جائز نہیں ہے"۔

آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد علی علوی گرگانی دام ظلہ

"جو شخص خداوند عالم کی وحدانیت اور رسول اکرمؐ کی رسالت کی گواہی دے وہ مسلمان ہے، جب وہ مسلمان ہو گیا تو پھر سبھی ایک دوسرے کے بھائی ہو جائیں گے"۔[1]

"ہمیں اختلافات اور دشمنی پر ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایسے راستے پر آگے نہیں بڑھنا چاہئے جس کا فائدہ صرف اور صرف عالمی استکبار اور بین الاقوامی صیہونیست کو پہونچے۔ جس طرح ماضی میں اسلام کے مختلف فرقے مخصوص طرز تفکر کے باوجود ایک دوسرے کا احترام کرتے تھے، مسالمت آمیز زندگی بسر کرتے تھے اور بحث و نظر کی مجلس میں منطقی مناظرہ کرتے تھے اسی طرح آج بھی مسالمت آمیز زندگی بسر کریں اور دشمنوں کے مقابلے میں متحد رہیں، لیکن تکفیری جماعتیں جو مختلف بہانوں سے دوسرے فرقوں خصوصاً شیعوں سے دشمنی کی کوشش کر رہی ہیں اور پاکستان، افغانستان، عراق، شام اور انڈونیشا وغیرہ جیسے ملکوں میں مسلمانوں کا قتل عام کر رہی ہیں، ان کے یہ اقدامات محکوم اور قابل مذہب ہیں، یہ لوگ ان

۱۔ گرجستان کے بعض طلاب اور مجلس شوریٰ امام علی کے مدیر سے ملاقات کے دوران آیۃ اللہ گرگانی کا بیان

اقدامات کے ذریعہ عالمی استکبار کو خوش کر رہے ہیں اور اسی کی راہ پر گامزن ہیں"۔

●●●

شیعہ و سنی مذاہب کے درمیان دشمن تفرقہ و اختلاف پھیلانا چاہتا ہے، لہٰذا شیعہ و سنی دونوں کو چاہیئے کہ وہ ایک دوسرے کے مقدسات کی توہین نہ کریں۔ یہیں سے علماء اور مراجع کرام کا وظیفہ واضح ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو آگاہ کریں ... اور علمائے اسلام مسلمانوں کی وحدت و اتحاد کی حفاظت کی راہ میں ہمیشہ پیشگام رہے ہیں"۔[۱]

●●●

"ہمیں اپنی اپنی سرحدوں میں رہنا چاہیئے،ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہیئے اور ایک دوسرے کے احساسات کو درک کرنا چاہیئے ،اگر اس سلسلے میں اعتدال کی راہ سے خارج ہوئے تو بہت سی پریشانیوں اور مشکلات میں گرفتار ہو جائیں گے"۔[۲]

۱۔ آیۃ اللہ محسن اراکی سے ملاقات کے دوران آیۃ اللہ گرگانی کا بیان

۲۔ حج وزیارات تحقیقی سینٹر کے اراکین سے ملاقات کے دوران آیۃ گرگانی کا بیان؛ ۱۳۹۲/۲/۲۲

آیۃ اللہ العظمیٰ حسین مظاہری دام ظلہ

"کسی شخص یا جماعت کی جانب سے اختلافات ایجاد کرنا ،مذہبی احساسات کو ٹھیس پہونچانا ، خاص طور سے مسلمانوں کے مقدسات اور اعتقادات کی توہین کرنا اور رسول اکرمؐ کے پیروکاروں کے صفوف میں تفرقہ ایجاد کرنا، عقلی اور شرعی اعتبار سے جائز نہیں ہے؛اسی طرح تکفیری جماعتوں کے خودکش اور تخریبی اقدامات جو بے گناہ مسلمانوں کے قتل عام کا موجب ہوتے ہیں، ایک غیر انسانی اور باعث ننگ و عار عمل ہے،اس سے ہر آزاد انسان کا دل مجروح ہوتا ہے ، ایسے اقدامات اسلام و مسلمین کے دشمنوں کی چال ہیں"۔

●●●

"مسلمانوں کے مقدسات و اعتقادات کی توہین کرنا اور رسول اکرمؐ کے پیروکاروں کے صفوف میں تفرقہ ایجاد کرنا عقلی اور شرعی اعتبار سے جائز نہیں ہے"۔[1]

۱۔ "https:/www.tapatalk.com/topic/۷۰۹۰.۱۰۴۴۹۸"

آیۃ اللہ العظمیٰ سید یوسف مدنی تبریزیؒ

"اسلام کی نظر میں کسی بھی دین کے اعتقادات خاص طور سے اسلامی مذاہب کے عقائد کی توہین جائز نہیں ہے ، ہر وہ عمل جو امت مسلمہ کے درمیان اختلاف کا موجب ہو اور اس سے مسلمانوں کو جانی اور مالی نقصان ہو، وہ حرام اور شریعت کے برخلاف ہے۔[1]

مسلمانوں کے خلاف خودکش اقدامات اور مختلف ممالک میں ان کا قتل عام ، صاحب شریعت اور ہر آزاد انسان کے دل کو مجروح کرتے ہیں ، دین اسلام کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے، اس کی وجہ سے دنیا میں اسلام کا چہرہ مخدوش ہو رہا ہے۔

خداوند عالم سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو ظالموں اور فاسدوں کے شر سے محفوظ رکھے"۔

۱۔ "www.tasnimnews.com/fa/news/۱۳۹۳/۱۰/۱۳/۶۰۷۳۳"

آیۃ اللہ العظمیٰ سید عبدالکریم موسوی اردبیلیؒ

"جو لوگ یہ سوچتے ہیں کہ خونریزی اور خشونت کے ذریعہ اسلام کا دفاع کرنا چاہیئے ، وہ دھوکہ کھائے ہوئے ہیں ، وہ اسلام دشمن طاقتوں کی طمع اور لالچ کا وسیلہ بن چکے ہیں ، حضرت علی علیہ السلام دوسروں کی توہین کو جائز نہیں سمجھتے تھے اور ان کو برا بھلا کہنے کی ممانعت فرماتے تھے ... مکتب اہل بیتؑ کے پیروکاروں کو چاہیئے کہ وہ اس پر آشوب زمانے میں امت کے مصالح کو فرقہ وارانہ اختلاف پر مقدم رکھیں اور رسول خداؐ کے ارشادات اور وحیانی تعلیمات کو اپنا مقصد وہدف قرار دیں ... "۔

آیۃ اللہ محمد تقی مصباح یزدی دام ظلہ

" شیخ طوسیؒ سے لے کر سید شرف الدینؒ تک ہمارے علماء نے اہل سنت کے ساتھ دوستانہ رابطہ برقرار رکھا ... اہل بیتؑ سے مروی روایتوں میں اہل سنت کی نماز جماعت اور تشییع جنازہ وغیرہ میں شرکت کی سفارش کی گئی ہے ... شیعوں کو چاہئے کہ وہ اہل سنت کے ساتھ " مؤدبانہ سلوک " روا رکھیں، اسلامی مذاہب کے پیروکاروں کے ساتھ تندرویہ اختیار نہ کریں اور ان کے مقدسات کی توہین نہ کریں "۔[1]

●●●

" شیعہ و سنی وحدت واتحاد کے سلسلے میں اسلام کے قطعی دلائل کو معیار قرار دینا چاہئے، جو اختلافی مسائل ہیں ان پر زیادہ زور نہ دیں کیونکہ اگر یہ طے ہوتا کہ فریقین کے علماء غیر ضروری مسائل کی وجہ سے ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں اور تکفیر کی نوبت آجائے تو اینٹ کے اوپر اینٹ نہیں رکھی جاتی اور مسلمان باہم زندگی نہیں گزار پاتے۔اس مسئلہ کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ اہل بیتؑ بھی اہل سنت کی مسجدوں میں نماز پڑھنے،

۱۔ ایرانشہر کے امام جمعہ سے ملاقات کے دوران آیۃ مصباح یزدی کا بیان؛ ۲۵ دی ۱۳۹۱

مریضوں کی عیادت کرنے اور ان کی تشییع جنازہ میں شرکت کرنے کی سفارش فرماتے تھے"۔[1]

۱۔ غیر ایرانی طلاب سے ملاقات کے دوران آیۃاللہ مصباح کا بیان؛ اسے معظم لہ کے دفتر کے رسمی سائٹ پر بھی ملاحظہ کیا جا سکتا ہے؛"http://mesbahyazdi.ir/node/۵۵۷۰"

آیۃاللہ آصف محسنی

"پہلی بات یہ کہ جو شخص خداوندعالم کی وحدانیت ، رسول اکرمؐ کی رسالت و خاتمیت اور روز قیامت پر ایمان رکھے ، وہ مسلمان ہے۔

دوسرے یہ کہ تمام مسلمانوں کی جان ومال اور ناموس پر دست درازی کرنا حرامِ موکّد ہے۔

تیسرے یہ کہ مسلمان ایک مسلمان کا بھائی ہے ، ضروری ہے کہ اس اخوت کی حفاظت کرتے ہوئے اسلام کی ترویج و اشاعت میں تعاون کیا جائے اور اختلافی مسائل میں ایک دوسرے کو معذور سمجھا جائے۔

چوتھے یہ کہ اسلامی مذاہب کے پیروکاروں کے درمیان تفرقہ ایجاد کرنا ، اسلام کے ساتھ خیانت کرنے کے مترادف ہے"۔

آیۃ اللہ محمد رضا مہدوی کنیؒ

سوال: آج کل لوگ سوال کرتے ہیں کہ اسلام کے احکام کن لوگوں پر نافذ ہیں، کیا تمام فرقوں پر اسلام صادق آتا ہے اور ان کے اوپر اسلام کے احکام نافذ ہیں؟

جواب: جو بھی شہادتین (خدا کی وحدانیت اور رسول اکرمؐ کی نبوت) کا اقرار کرے وہ مسلمان ہے، مگر یہ کہ وہ اہل بیتؑ سے دشمنی کرے اور اس کا اظہار کرے۔ اہل بیتؑ کے شیعہ اس بات پر مامور ہیں کہ وہ تمام مسلمانوں کے ساتھ اخوت و برادری اور دوستانہ روابط کا مظاہرہ کریں، مسلمانوں کی نماز جماعت اور تشییع جنازہ میں شرکت کریں، ان کے مریضوں کی عیادت کریں اور ان کے ساتھ دوستی اور تعاون کا اہتمام کریں نیز ان کے ساتھ تفرقہ واختلاف سے پرہیز کریں؛ کیونکہ دشمن یہی چاہتا ہے۔

شیعوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام مذاہب کے مقدسات کا احترام کریں اور اسلام و مسلمین کے دشمنوں کے فتنہ و فساد سے آگاہ رہیں؛ کیونکہ اسلام کے دشمن، اسلامی بیداری سے خوف زدہ ہیں؛ خداوند عالم کا ارشاد ہے:

((وَ اعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعاً وَ لا تَفَرَّقُوا وَ اذْكُرُوا نِعْمَتَ اللهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْداءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْواناً))۔[1]

اللهم انصر الاسلام و اهله و اخذل الكفر و اهله۔

کسی بھی فرقے کے مسلمانوں کی تکفیر کرنا، ان کو قتل کرنا اور ان کے اموال کو غارت کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے۔ "مَنْ قَتَلَ نَفْساً بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّما قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعا"۔[2]

---

[1] ۔آل عمران/۱۰۳؛ "اور اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور آپس میں تفرقہ نہ پیدا کرو اور اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ تم لوگ آپس میں دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں اُلفت پیدا کر دی تو تم اس کی نعمت سے بھائی بھائی بن گئے"

[2] ۔ مائدہ/۳۲؛ترجمہ: " جو شخص کسی نفس کو.... کسی نفس کے بدلے یا روئے زمین میں فساد کی سزا کے علاوہ قتل کرڈالے گا اس نے گویا سارے انسانوں کو قتل کر دیا"۔

آیۃ اللہ محمد یزدی دام ظلہ

(رئیس مجلس خبرگان رہبری)

خداوندعالم فرماتا ہے : **"لا تسبوا الذین من دون اللہ فسبوا اللہ عدوا بغیر علم"۔**[1]

قرآن کریم نے صراحت کے ساتھ ان افراد کو برا بھلا اور لعنت کرنے کی ممانعت فرمائی ہے جو منحرف ہو چکے ہیں، کیونکہ اس کی وجہ سے وہ خدا کو بھی برا بھلا کہہ سکتے ہیں ... بنابریں جو لوگ بعض افراد کی نظر میں قابل احترام ہیں ان کی مذمت کرنا اور ان پر لعنت کرنا مناسب نہیں ہے، اگر اس کی وجہ سے بالواسطہ یا بلاواسطہ قتل و غارت گری ہوتی ہے یا جان و مال کا نقصان ہو رہا ہے تو واضح سی بات ہے کہ یہ عمل حرام اور خلاف شریعت ہے، جو اسے انجام دے رہا ہے اسے دنیا و آخرت میں جواب دہ ہونا پڑے گا۔

اب اگر یہ بد گوئی اور لعنت و نفرین تقریر کی شکل میں، شعر و شاعری میں یا پھر مجالس عزا اور محافل میں ہو تو اس کی حقیقت میں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔

---

[1] ۔ انعام/۱۰۸

... یہ لعنت و نفرین آسمانی مذاہب کے بزرگوں، بالخصوص انبیائے کرام ، ان کے خلفاء اور جانشینوں سے ، بالاخص اسلام کی برجستہ شخصیتوں یا پھر صدر اسلام کے خلفاء اور رسول اکرمؐ کی زوجات و واولاد سے مخصوص ہو تو جائز نہیں ہے اور حرام ہے۔

خلاصہ یہ کہ لعنت و نفرین اور مذمت کرنا کسی صورت میں اور کسی زمانے میں مناسب نہیں ہے۔

آیۃ اللہ محمد مہدی آصفیؒ

جو شخص اپنی زبان سے کلمۂ شہادتین جاری کرے اور اسلام میں موجود ضروری احکام اور حدود کا اقرار کرے وہ مسلمان ہے، ان کی جان اور مال پر دست درازی کرنا حرام ہے؛ ایک صحیح حدیث میں رسول خداؐ سے منقول ہے:

"امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ فاذا قالوھا عصموا منی دماءھم و اموالھم الا بحقھا و حسابھم علی اللہ"۔[1]

" مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جنگ کروں جب تک کلمۂ توحید ان کی زبان سے جاری نہ ہو جائے، جب انہوں نے اپنی زبان سے یہ کلمہ جاری کر دیا تو ان کے خون اور اموال میرے ذمہ محفوظ ہیں، مگر اپنی جگہ پر (یعنی اپنے حق میں)"۔

۲۔ رسول خداؐ نے ان افراد کو کافر قرار دیا ہے جو کتاب و سنت میں موجود واضح شرعی حکم کے بغیر مسلمانوں سے جنگ و مبارزہ کرتے ہیں؛ آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں موجود مسجد خیف میں فرمایا:

۱۔ احمد بن حنبل نے اس روایت کو اپنی کتاب مسند کے متعدد مقامات پر نقل کیا ہے، اسی طرح بیہقی نے کتاب سنن میں بخاری و مسلم نے اپنی صحیح میں اور بہت سے حفاظ حدیث نے صحیح سندوں سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

"ان اموالكم و دماءكم و اعراضكم عليكم حرام كحرمة يومكم هذا، فی بلدكم هذا فی شهركم هذا،..."۔

" تمہارے خون اور اموال ایک دوسرے کے لئے اسی طرح حرام ہیں جیسے آج کے دن کی حرمت (عید الاضحیٰ)، اس مہینے کی حرمت اور اس مقدس سرزمین (مکہ) کی حرمت"۔

پھر آپ نے فرمایا:

"لاترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض"۔[1]

" میرے بعد تم لوگ جاہلیت کی طرف نہ پلٹ جانا، جس زمانے میں تم ایک دوسرے کی گردن اڑاتے تھے"۔

۳۔ مسلمانوں کے درمیان خشونت آمیز اور کینہ توز فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانا جائز نہیں ہے، مسلمانوں کے متحد صفوف میں تفرقہ ایجاد کرنےاور ان کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کی کوشش کرنا بھی جائز نہیں ہے؛ خدائے متعال فرماتا ہے:

((وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیعاً وَلاتَفَرَّقُوا))۔[2]

۱۔ یہ روایت متفق علیہ ہے، احمد بن حنبل نے اپنی کتاب مسند میں متعدد جگہوں پر اسے نقل کیا ہے، اسی طرح نسائی نے کتاب سنن میں، ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور بخاری و مسلم نے اپنی اپنی صحیح میں نیز بہت سے حفاظ حدیث نے صحیح سند کے ذریعہ اس روایت کو نقل کیا ہے۔

۲۔آل عمران/۱۰۳

"اور اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رہو اور آپس میں تفرقہ پیدا نہ کرو"۔

اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ اسلامی مذاہب کی مقدس نشانیوں اور علامتی جگہوں کی بے احترامی اور توہین کرنا، تفرقہ واختلاف ایجاد کرنے کا اہم ترین سبب ہے جس کی خداوندعالم نے ممانعت فرمائی ہے۔

۴۔ خداوندعالم نے ہمیں ناصبیوں کے علاوہ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ نیکی، حسن معاشرت، تعاون، وحدت اور ایک دوسرے کی عیادت کرنے کی تاکید فرمائی ہے، مذکورہ مضمون پر مشتمل رسول اکرمؐ سے مروی روایتیں بھی بہت زیادہ ہیں، ان میں سے اکثر روایتیں صحیح ہیں، اسی طرح معتبر اسناد سے صحیح روایتیں اہل بیتؑ سے بھی مروی ہیں جنہیں ہم نے اپنی کتاب "الفتنة الطائفية" میں نقل کیا ہے۔

جو کچھ ہم نے بیان کیا اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ علماء اور دانشوران اسلام کے درمیان علمی ماحول میں علمی زبان سے عقیدتی اور فقہی گفتگو نہیں ہونی چاہیئے، بلکہ ایسی گفتگو سے مسلمانوں کے درمیان ثقافتی، فقہی اور عقیدتی رشد وترقی کا زمینہ فراہم ہوگا، اسلام نے بھی اس کی تاکید کی ہے۔

میں خداوندعالم کی بارگاہ میں مسلمانوں کے اتحاد اور وحدت کلمہ نیز ان کے درمیان تقریب ووحدت کی کامیابی وکامرانی اور تائید کے لئے دعا گو ہوں۔

آیۃ اللہ محمد علی تسخیری دام ظلہ

"ہمیں ایک دوسرے کے مقدسات کا احترام کرنا چاہئے ... دوسرے مذاہب کے ساتھ امام صادق علیہ السلام کا برتاؤ دوستانہ اور محبت آمیز تھا... تاریخی اور حدیثی مسلمات سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمیں تمام انسانوں کے ساتھ محبت واخوت کا برتاؤ کرنا چاہئے ...ایک روایت میں امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے: "**من صلی معھم فی الصف الاول کان کمن صلی خلف رسول اللہ فی الصف الاول**؛ جو شخص اہل سنت کے ساتھ پہلی صف میں سنی امام کی اقتدا میں نماز پڑھے وہ ایسا ہی ہے جیسے اس نے رسول اکرمؐ کے پیچھے پہلی صف میں نماز پڑھی ہے"۔اسی لئے شہید اولؒ نے اپنی کتاب "دروس" میں لکھاہے کہ اگر انسان مخیّر ہو دونوں نمازوں کے درمیان جن میں سے ایک کا امام شیعہ ہو اور دوسری کا امام سنی ہو تو میں سنی امام کی نماز میں شرکت کو توجیح دوں گا۔ شہید اول کی اس تعبیر پر ان کی تمام تر عظمت کے باوجود سرسری نظر ڈال کر نہیں گزرنا چاہئے، ایسا عظیم عالم دین شیعوں

کی نماز جماعت میں شرکت کے بجائے اہل سنت کی نماز جماعت میں شرکت کو ترجیح دے رہا ہے"۔[1]

۱۔"http://shafaqna.com/persian/elected/item/۱۳۳۲۲۵"

آیۃ اللہ محمد ہاشم صالحی دام ظلہ

اسلام نے وحدت مسلمین کے بارے میں جتنی تاکید کی ہے ،خدائے متعال کا شریک قرار نہ دینے کے مسئلہ کے بعد کسی بھی موضوع کی اتنی تاکید نہیں کی ہے؛ یہاں تک کہ کہا گیا ہے : **" بنی الاسلام علی دعامتین کلمة التوحید و وحدت الکلمة"۔**

لہذا مسلمانوں کی جان ، مال اور عزت و آبرو پر دست درازی کرنا ، دین اسلام میں گناہ کبیر اور حرام ہے، اسی طرح اسلام نے اسلامی فرق و مذاہب کے اعتقادات کی توہین و اہانت کو جائز قرار نہیں دیا ہے۔

دوسری طرف مسلمانوں کے خلاف خودکش حملے اور مختلف ممالک میں ان کا قتل عام ، الہٰی محرمات میں سے ہے اور فساد فی الارض کا مصداق ہے اور ایسا شخص عذاب جہنم کا مستحق ہے۔

شیعہ و سنی تمام مسلمانوں کو اسلام دشمن طاقتوں اور تکفیری جماعتوں کی سازشوں سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔

تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ پوری دنیا کو اسلام کا حقیقی چہرہ دکھائیں یعنی وہ اسلام جو رحمت و محبت کا دین ہے اور اس کا نظام ، **"جادلهم**

بالتی ھی احسن " ہے، مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ ترویج اسلام میں بھائی چارہ کے تحفظ کے ذریعہ ایک دوسرے کا تعاون کریں "۔[1]

۱۔ملاحظہ کریں: "http://imam.miu.ac.ir"

استاد شہید آیۃ اللہ مرتضی مطہریؒ

مسلمانوں کی شان و شوکت کے جانے اور غیر مسلم حکومتوں کے ہاتھوں کھلواڑ بننے کی وجہ یہی فرقہ وارانہ اختلافات ہیں... اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ اتحاد و اتفاق، مسلمانوں کی اہم ترین ضرورت ہے اور عالم اسلام کا اساسی المیہ، مسلمانوں کے درمیان رائج قدیمی کینہ و دشمنی ہے، دشمن بھی ہمیشہ انہیں سے استفادہ کرتا ہے۔[۱]

۱۔ مرتضی مطہری، امامت و رہبری ص ۱۵